151883 ـ دوران عدت نكاح كيا اور دو بار طلاق بھی دی كيا تجديد نكاح سے طلاق ساقط ہو جائيگی ؟

سوال

ميں نے ايك نئی مسلمان ہونے والی عورت سے شادی اور شادی كے پانچ ماہ بعد مجھے علم ہوا كہ اس نے تو مجھ سے قبل بھی ايك شخص سے شادی كر ركھی تھی اور اس نے طلاق دے دی، اور ميری شادی اس كی عدت كے دوران ہوئی ہے، كيونكہ پہلے شخص سے طلاق كو ابھی ايك ماہ ہی ہوا تھا اس ليے كہ نئی نئی مسلمان ہوئی تھی اسے علم نہيں تھا كہ عدت كے دوران شادی كرنا حرام ہے، اور مجھے بھی اس نے نہيں بتايا تھا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
اب ہم پر كيا واجب ہوتا ہے ؟ يہ علم ميں رہے كہ پانچ ماہ كے دوران ميرے ليے بہت ساری مشكلات پيدا ہوئيں اور ميں نے اسے دو بار طلاق بھی دی اور ہر بار رجوع كر ليا، اب وہ ميرے ساتھ ہے كچھ علماء نے مجھے فتوی ديا ہے كہ تم نكاح كی تجديد كرو، تو كيا تجديد نكاح كی صورت ميں پہلی دو طلاقيں شمار ہونگی يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر وہ عورت كسی كافر سے شادی شدہ تھی اور مسلمان ہو گئی تو وہ عورت مسلمان ہونے كی بنا پر كافر پر حرام ہو جائيگی ان دونوں كے مابين عليحدگی كرا دی جائيگی، اور اس سے طلاق كی ضرورت نہيں ہوگی، اس كی عدت اسلام قبول كرنے كے وقت سے شروع ہوگی، اگر وہ شخص عدت ختم ہونے تك مسلمان نہ ہو تو وہ عورت اس سے بينونت صغری حاصل كرےگی، اور اس عورت كے ليے كسی دوسرے شخص سے شادی كرنا جائز ہوگا.

مزيد آپ سوال نمبر (109194) اور (114722) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اس بنا پر اگر معاملہ ايسا ہی ہو اور عورت نے اپنی عدت پوری ہونے پر جو كہ اسلام قبول كرنے سے شروع ہوئی تھی شادی كی تو آپ سے شادی كرنے ميں كوئی اشكال نہيں.

ليكن اگر آپ سے شادی اس عدت ميں ہوئی يا پھر اس عورت كی كسی مسلمان شخص سے شادی ہوئی تھی اور اس نے اسے طلاق دے دی تو آپ نے عدت ميں اس سے شادی كر لی تو يہ نكاح باطل ہے صحيح نہيں ہوگا، آپ كے ليے اب اس سے عليحدگی كرنا لازم ہے.

اور اس عورت كو درج ذيل امور كرنا ہونگے:

- پہلى عدت پورى كريگى، اور آپ كے ساتھ جتنا عرصہ رہى ہے وہ شمار نہيں كيا جائيگا، اگر اس كو ايك حيض پہلے آچكا تھا تو باقى دو حيض عدت پورى كريگى.

- وہ آپ سےوطئ كى دوسرى عدت تين حيض بھى پورى كريگى، بعض اہل علم نے راجح يہى كہا ہے كہ اگر دوسرا شخص ہى اس سے شادى كريگا تو وہ دوسرى عدت پورى نہيں كريگى.

مزيد آپ الشرح الممتع (13 / 387) كا مطالعہ كريں.

اور اگر كوئى شخص كسى عورت سے اس كى عدت ميں عمدا اور جان بوجھ كر شادى كرے تو بعض اہل علم كہتے ہيں كہ وہ ہميشہ كے ليے اس پر حرام ہو جائيگى، اور قاضى كو بطور تعزير اس قول پر عمل كرنے كا حق حاصل ہے.

دوم:

اس باطل نكاح ميں دى گئى طلاق شمار نہيں ہوگى، اس ليے اگر آپ اس كى پہلى عدت ختم ہونے كے بعد اس سے شادى كرنے كى رغبت ركھتے ہيں اور وہ اپنے مسلمان ولى اور دو مسلمان گواہوں كى موجودگى ميں آپ سے شادى قبول كرتى ہے تو يہ نيا نكاح ہوگا، اور باطل نكاح ميں دى گئى دونوں طلاقيں شمار نہيں ہونگى.

اور اگر عورت كا كوئى ولى مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں ميں سے شرف و مرتبہ ركھنے والا شخص مثلا اسلامك سينٹر كا امام ولى بن كر اس كى شادى كريگا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" نكاح كى تين قسميں ہيں: ايك قسم كے صحيح ہونے پر تو سب متفق ہيں، اور ايك قسم كے باطل ہونے پر سب متفق ہيں، اور ايك قسم ميں اختلاف پايا جاتا ہے.

جس قسم كے صحيح ہونے پر اتفاق ہے اس ميں طلاق واقع ہونے ميں مسلمانوں ميں كوئى اشكال نہيں پايا جاتا.

جس قسم كے باطل ہونے پر اتفاق ہے اس ميں طلاق واقع نہيں ہوتى كيونكہ نكاح خود باطل ہے، اور طلاق نكاح كى فرع ہے، اس ليے جب نكاح ہى باطل ہو تو كوئى طلاق نہيں، مثلا اگر لاعلمى ميں كوئى شخص اپنى رضاعى بہن سے نكاح كر لے تو يہ نكاح بالاجماع باطل ہے، اس ميں طلاق واقع نہيں ہوگى.

اور اسى طرح اگر كوئى عورت عدت كى حالت ميں شادى كر لے تو اس نكاح ميں بھى طلاق واقع نہيں ہوگى؛ كيونكہ

علماء کا اتفاق ہے کہ عدت والی عورت کا عدت میں نکاح جائز نہیں.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم عدت پوری ہونے سے قبل نکاح کا عزم مت کرو البقرة (235). انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 24).

واللہ اعلم .